حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا(دوسری قسط)

<"xml encoding="UTF-8?>

اے امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب وصی رسول خدا آپ پر سلام ہو۔
اے فاطمہ اے سیدہ خواتین عالمین، آپ پر سلام ہو۔ اے علی بن حسین ای عبادت گزاروں کے سید و سردار اور اے دیکھنے والوں کی آنکه کی ٹھنڈک، آپ پر سلام ہو۔ اے محمد بن علی اے بعد از نبی علم نبی صلی اللّٰہ علیہ و آلہ و سلم کے رازوں کے تالے کھولنے والے آپ پر سلام ہو۔

اے جعفر بن محمد صادق نیک کردار، امین آپ پر سلام ہو۔ اے موسیٰ بن جعفر پاک وپاکیزہ آپ پر سلام ہو۔ اے علی بن موسیٰ رضا، مرتضی آپ پر سلام ہو۔ اے محمد بن علی پرہیزگار آپ پر سلام ہو۔

اے علی بن محمد نقی خیر خواہ، امین آپ پر سلام ہو۔ اے حسن بن علی آپ پر سلام ہو۔ اے ان کے بعد جو وصی ہیں ان پر سلام ہو۔خدایا تو اپنے نور اور تابناک چراغ، اپنے ولی کے نمائندے، اپنے جانشین اور بندوں پر اپنی حجت کے اوپر سلام نازل فرما۔ اے بنت رسول خدا آپ پر سلام ہو۔ اے دختر فاطمہ و خدیجہ آپ پر سلام ہو۔اے دختر امیر المومنین آپ پر سلام ہو۔ اے دختر حسین و حسین آپ پر سلام ہو۔ اے دختر ولی خدا آپ پر سلام ہو۔ اے ولی خدا کی خواہر آپ پر سلام ہو۔ اے ولی خدا کی پھوپھی آپ پر سلام ہو۔ اے دختر موسی بن جعفر آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت و برکت ہو۔ سلام ہو آپ پر۔ خدا جنت میں ہمارے اور آپ کے در میان شناخت قائم فرمائے اور ہم کو آپ لوگوں کے گروہ میں محشور فرمائے۔ اپنے نبی کے حوض پر وارد فرمائے نیز آپ لوگوں پر خدا کا درود ہو۔ میں خدا سے درخواست کرتاہوں کہ وہ ہمیں آپ کے بارے میں خوشحال کرے اور فرج دکھائے۔نیز ہمیں اور آپ کو آپ کے جد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گروہ میں شمار فرمائے اور ہم سے آپ کی معرفت کو سلب نہ کرے۔ کیونکہ وہی سرپرست اور قدرت والا ہے۔ میں آپ کی محبت اور آپ کے دشمنوں سے برائت کے وسیلے سے خدا کی بارگاہ میں تقرب چاہتاہوں اور اس کی بارگاہ میں سر نیاز خم کرتاہوں۔
نیز اس سے راضی ہوں۔ نہ ہی منکر ہوں نہ ہی مستکبر۔یہ تمام باتیں جو چیزیں محمد لائے ہیں اس پر یقین کے ساتھ کہہ رہاہوں نیز اس سے راضی ہوں۔اے مرے آقا اسی وسیلے سے تری توجہ کا طلبگار ہوں۔ خدایا تری خوشنودی اور خانۂ آخرت چاہتاہوں۔
اے فاطمہ جنت میں میری شفاعت فرمائیے کیونکہ آپ خدا کے نزدیک ایک خاص شان ومقام کی حامل ہیں۔خدایا میں تجھ سے درخواست کرتاہوں کہ ہمارا خاتمہ سعادت پر ہو۔پس اس ایمان کو ہم سے نہ چھین جو ہم میں موجود ہے۔تمام حرکت و جنبش خدا ہی کے وسیلے سے ہے جو بزرگ و برتر ہے۔ خدایا ہماری حاجت کو مستجاب فرما۔ اور اپنے کرم و عزت و رحمت و عافیت سے اسے قبول فرما نیز محمد اور ان کی آل پر درود و سلام نازل فرما۔ اے سب سے زیادہ مہربان۔

امام رضا علیہ السلام اور لقب "معصومہ"

حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا جنتی خاتون، عبادت اور خدا کی ساتھ راز و نیاز میں ڈوبی ہوئی، بدیوں سے پاک اور عالم خلقت کا شبنم ہیں۔ شاید اس بی بی کو لقب "معصومہ" اسی لئے ملا ہے کہ ماں زہراء سلام

اللہ علیہا کی عصمت آپ سلام اللہ علیہا کے وجود میں جلوہ گر ہوگئی تھی۔ بعض روایات کی مطابق یہ لقب حضرت رضا علیہ السلام نے اپنی ہمشیرہ مطہرہ کو عطا فرمایا تھا۔جیسا کہ بلند اندیش اور سفید سیرت شیعہ فقیہ علامہ محمد باقر مجلسی (رہ) روایت کرتے ہیں کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

"مَنْ زَارَ الْمَعصُومَةَ بِقُمْ كَمَنْ زَارَنى;

جو شخص قم میں حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کی زیارت کرے، گویا کہ اس نے میری زیارت کی ہے"(25)۔

کریمۃ اہل بیت علیہم السلام

یہ لقب امام معصوم کی جانب سے سیدہ معصومہ سلام اللہ علیہا کو عطا ہؤا ہے جو آپ سلام اللہ علیہا کی مرتبت کی بلندی پر دلالت کرتا ہے۔
انسان عبادت و بندگی خداوند عالم کے نتیجے میں مظہر ارادہ حق اور واسطہ فیض الٰہی قرار پا سکتا ہے، یہ ذات اقدس الہی کی عبودیت کا ثمرہ ہے چنانچہ خداوند عالم حدیث قدسی میں فرماتا ہے :
"انا اقول للشیء کن فیکون اطعني فیما امرتک اجعلک تقول للشیء کن فیکون(26)

= اے فرزند آدم میں کسی چیز کے لئے کہتا ہوں کہ ہوجا! پس وہ وجود میں آجا تی ہے، تو بھی میرے بتائے ہوئے راستوں پر چل؛ میں تجھ کو ایسا بنادوں گا کہ کہے گا ہوجا ! وہ شیء موجود ہو جائے گی"۔
امام صادق علیہ اسلام نے بھی فرمایا :
"العبودیة جوهرية كنه ها الربوبية(27)

= یعنی خدا کی بندگی ایک گوہر ہے جس کی نہایت اور اس کا باطن موجودات پر فرمانروائی ہے"۔
اولیاء خدا جنھوں نے بندگی و اطاعت کی راہ میں دوسروں سے سبقت حاصل فرمائی اور اس راہ کو خلوص کے ساتھ طے کیا وہ اپنی اس با برکت عارضی زندگی میں بھی اور زندگی کے بعد بھی کرامات و عنایات کا منشأ ہیں۔ اور یہ سب ان کی پاکیزہ زندگی کا نتیجہ ہے۔
آستان قدس فاطمی قدیم الایام سے ھی ہزاروں کرامات و عنایات ربانی کا مرکز و معدن رہا ہے، کتنے نا امید قلوب خدا کی فضل و کرم سی پر امید ھوئی، کتنے تہی داماں، رحمت ربوبی سے اپنی جھولی بھر چکے؛ اور کتنے ٹھکرائے ہوئے اس در پر آکر کریمہ اہلبیت سلام اللہ علیہا کے فیض و کرم سے فیضیاب ہوئے اور خوشحال و شادماں ہوکر لوٹے ہیں اور اولیاء حق کی ولایت کے سائے میں ایمان محکم کے ساتھ اپنی زندگی کی نئی بنیاد رکھی ہے۔ یہ تمام چیزیں اسی کنیز خدا کی روح کی عظمت اور خداوند متعال کی فیض و کرم کے منبع بے کراں کی نشاندہی کرتی ہیں اور ثابت کرتی ہیں کہ سیدہ معصومہ سلام اللہ علیہا کریمہ اہل بیت علیہ السلام ہیں۔
اب ہم دیکھتے ہیں کہ کریمہ اہل بیت علیہم السلام کا لقب کس طرح ظاھر ہؤا؟۔
یہ لقب در حقیقت ایک معاصر بزرگ مرجع تقلید کے والد بزرگوار کی رؤیائے صادقہ کے ذریعے ظاہر ہؤا ہے۔ خواب

کچھ یوں ہے:
آیت اللہ العظمی سید شہاب الدین مرعشی نجفی (رہ) کے والد ماجد مرحوم آیت اللّہ سیّد محمود مرعشی نجفی(رہ)، حضرت سیدہ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی قبر شریف کا مقام معلوم کرنے کی سعی وافر کررہے تھے اور اس سلسلے میں انہوں نے ایک مجرب ختم کا تعین کیا تا کہ اس طرح معلوم ہوجائے کہ ام ابیھا سلام اللہ علیہا کی گمشدہ قبر کہاں ہے؟ چالیس راتیں انہوں نے اپنا ذکر جاری رکھا۔ چالیسویں شب انہوں نے ختم مکمل کرلی اور دعا و توسل بسیار کے بعد آرام کرنے لگے تو آنکھ لگتے ہی عالم خواب میں حضرت امام محمد باقرعلیہ السلام یا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔
امام علیہ السلام نے انہیں فرمایا:
"عَلَیْكَ بِكَرِیمَةِ اَهلِ الْبُیت ِ۔"
یعنی کریمہ اہل بیت کی زیارت کی پابندی کرو
انہوں نے سوچا کہ گویا امام علیہ السلام حضرت فاطمة الزہراء سلام اللہ کی زیارت کی سفارش کررہی ہیں۔
چنانچہ عرض کیا:"میں آپ پر قربان جاؤں میں نے ختم کا چلہ اسی لئے کاٹا ہے کہ میں حضرت فاطمة الزہراء سلام اللہ کی قبرکے صحیح مقام کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں۔
امام علیہ السلام نے فرمایا: میری مراد حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کی قبر شریف ہے"۔ پھر حضرت علیہ السلام نے مزید فرمایا:"بعض مصلحتوں کی بنا پر خداوند متعال نے ارادہ فرمایا ہے کہ حضرت زہراسلام اللہ علیہا کی قبر شریف مخفی ہی رہے۔ اگر مشیت الہی یہ ہوتی کہ سیدہ فاطمة الزہراء سلام اللہ علیہا کی قبر ظاہر ہو، تو خدا کی طرف سے اس کے لئے جو جلال و جبروت مقدر ہوتی وہی جلال و جبروت خدا نے حضرت معصومہ کے لئے مقدر کر رکھی ہے"۔ آیت اللہ مرعشی نجفی جاگ اٹھے تو فورا قم میں حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کی زیارت کی غرض سے قم روانہ ہوئے اور اپنے اہل و عیال کے ہمراہ نجف سے قم تشریف لائے۔(28)
اسی بنا پر شیعہ فقہاء، دانشور اور علماء کی زبان میں حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا "کریمہ اہل بیت" کے لقب سے مشہور ہیں۔

دیگر القاب : سیدہ معصومہ سلام اللہ علیہا کے دو زیارتناموں میں جو اسماء و القاب بیان ہوئے ہیں وہ یہ ہیں:
1- طاہرہ (پاک و پاکیزہ)
2- حمیدہ (جس کی ستائش اور تعریف ہوئی ہے)
3- بِرّہ (نیکوکار)؛
4- رشیدہ (ہدایت یافتہ و عاقلہ)
5- تقِّیہ (پرہیزگار)
6- رضّیہ (خدا سے راضی)
7- مرضیّہ (ان سے خدا راضی و خوشنود ہے)
8- سیدہ صدیقہ (بہت زیادہ سچی خاتون)
9- سیدہ رضیّہ مرضّیہ (وہ خاتون جو خدا سے راضی ہیں اور خدا بھی ان سے راضی و خوشنود ہے)

بی شک شفاعت کا والاترین اور بالاترین مقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا مقام ہے اور آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا مقام قرآن مجید میں مقام محمود قراردیا گیا۔(29)
اسی طرح خاندان احمد مختار صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم میں دو خواتین کے لئے وسیع شفاعت مقرر ہے، جو بہت ہی وسیع اور عالمگیر ہے اور پورے اہل محشر بھی ان دو عالی مرتبت خواتین کی شفاعت کے دائرے میں داخل ہوسکتے ہیں بشرطیکہ وہ شفاعت کے لائق ہوں۔
یہ دو عالیقدر خواتین صدیقہ طاہرہ، حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور شفیعہ روز جزا، حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا ہیں۔ حضرت ام الحسنین علیہا السلام کے مقام شفاعت جاننے کے لئے یہی جاننا کافی ہے کہ شفاعت آپ سلام اللہ علیہا کا حق مہر ہے اور جب بحکم آلہی آپ علیہ السلام کا نکاح قطب عالم امکان حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے ہورہا تھا، قاصد وحی نے خدا کا بھیجا ہؤا شادی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حوالی کیا۔ وہ تحفہ ایک ریشمی کپرا تھا جس پر تحریر تھا:

"امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے گنہگاروں کی شفاعت خداوند عالم نے فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کا حق مہر قرار دیا"، یہ حدیث اہل سنت کے منابع میں بھی نقل ہوئی ہے۔
سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا کی بعد کسی بھی خاتون کو شفیعہ روز محشر حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کا مقام شفاعت حاصل نہیں ہے۔ اسی لئے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"جان لو کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں جن میں سے تین دروازے قم کی جانب کھلتے ہیں، میرے فرزندوں میں سے ایک خاتون – جن کا نام فاطمہ ہے – قم میں رحلت فرمائیں گی جن کی شفاعت سے ہمارے تمام شیعہ بہشت میں وارد ہونگے"۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کی محبت

عرصہ 25 برس تک حضرت رضا علیہ السلام حضرت نجمہ خاتون سلام اللہ علیہا کی اکلوتی فرزند تھی۔ اور 25 سال بعد نجمہ خاتون سلام اللہ علیہا کے دامن مبارک سے ایک ستارہ طلوع ہؤا جس کا نام فاطمہ رکھا گیا۔ امام علیہ السلام نے اپنے والاترین احساساتِ نورانی اپنی کمسن ہمشیرہ کے دل کی اتھاہ مین ودیعت رکھ لین۔ یہ دو بھائی بہن حیرت انگیز حد تک ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے اور ایک دوسرے کا فراق ان کے لئے ناقابل برداشت تھا۔ زبان ان دو کے درمیان محبت کی گہرائیاں بیان کرنے سے قاصر ہے۔ امام موسی کاظم علیہ السلام کے ایک معجزے کے دوران – جس میں سیدہ معصومہ سلام اللہ علیہا کا بھی کردار ہے – جب نصرانی اس کم سن امامزادی سے پوچھتا ہے: "آپ کون ہیں" ؟

تو آپ سلام اللہ علیہا جواب دیتی ہیں: "میں معصومہ ہوں امام رضا علیہ السلام کی ہمشیرہ"۔
سیدہ سلام اللہ علیہا کے اس بیان سے دو چیزوں کا اظہار ہوتا ہے: ایک یہ کہ آپ علیہ السلام اپنے بھائی سے حد درجہ محبت کرتی تھیں۔ دوسری یہ کہ آپ سلام اللہ علیہا امام رضا علیہ السلام کو اپنی شناخت کی علامت

سمجھتی تھیں اور امام علیہ السلام کی بہن ہونے کو اپنے لئے اعزاز اور باعث فخر سمجھتی تھیں۔

خواتین کی سرور فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا

انفرادی اور ذاتی شخصیت و روحانی کمالات کے لحاظ سے امام موسی بن جعفر علیہ السلام کی اولاد میں علی بن موسی الرضا علیہ السلام کے بعد دوسرے درجے پر فائز تھیں۔ بالفاظ دیگر اپنے بھائی بہنوں میں آپ سلام اللہ علیہا کا درجہ امام رضا علیہ السلام کے بعد دوسرا تھا۔ رجالی منابع کے حوالے سے امام موسی بن جعفر علیہ السلام کی 18 بیٹیاں تھیں اور حضرت معصومہ سب کی سرور تھیں یہی نہیں بلکہ بھائیوں میں بھی امام رضا کے بعد کوئی ان کا ہم پلہ نہ تھا۔
محدث بزرگوار شیخ عباس قمی (رہ) امام کاظم علیہ السلام کی بیٹیوں کے بارے میں لکھتے ہیں لکھتے ہیں: جو روایات ہم تک پھنچی ہیں ان سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ان سب سے افضل و برتر سیدہ جلیلہ حضرت فاطمہ بنت امام موسی بن جعفر علیہ السلام ہیں جو معصومہ کے لقب سے مشہور ہوئی ہیں۔

بے مثال فضیلت

شیخ محمد تقی تُستری، قاموس الرجال میں حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کا ایک مثالی خاتون (اور خواتین کے لئے اسوہ کاملہ) کے عنوان سے تعارف کراتے ہیں جو امام رضا علیہ السلام کے بعد اپنے بھائیوں اور بہنوں کے درمیان بے مثال تھیں۔ وہ اس سلسلے میں لکھتے ہیں: "امام موسی ابن جعفر علیہ السلام کی اولاد کی کثرت کے باوجود امام رضا علیہ السلام کو چھوڑ کر کوئی بھی حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کے ہم پلہ نہیں ہے۔".
بے شک فاطمہ دختر موسی بن جعفر علیہ السلام کے بارے میں اس طرح کے اظہارات ان روایات و احادیث پر استوار ہیں جو ائمہ معصومین علیہم السلام سے آپ علیہ السلام کے سلسلے میں وارد ہوئی ہیں۔ یہ روایات سیدہ معصومہ سلام اللہ علیہا کے لئے ایسے مراتب و مدارج بیان کرتے ہیں جو آپ سلام اللہ علیہا کے دیگر بھائیوں اور بہنوں کے لئے بیان نہیں ہوئے ہیں۔ اور اس طرح فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا کا نام دنیا کی برتر خواتین کے زمرے میں قرار پایا ہے۔

ہوئے وصال

بے شک اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے نہایت روشن چہرے عالم بشریت کے حوالے کئے ہیں جن کے نام درخشان ستاروں کی مانند فضیلتوں کے آسمان پر چمک رہے ہیں۔ ولایت کے ساتویں منظومے کی بزرگ خواتین کے درمیان فاطمہ بنت موسی بن جعفر علیہ السلام درخشان ترین ستارہ ہیں؛ ایسی خاتون جن کی حریم سے علم و معرفت کے پیاسے ایمان کا آب حیات نوش کرتے ہیں اور یہ سلسلہ صدیوں سے جاری ہے۔ عرفاء آپ کی زندگی کا تجزیہ کرکے، آپ کے ان لمحوں کا سراغ لگاتے ہیں جب آپ سلام اللہ علیہا آسمانی وجود میں تبدیل ہوئی تھیں اور اس طرح وہ اپنے لئے عروج عارفانہ کی راہیں ڈھونڈتے ہیں اور کائنات کی وسعتوں میں

شمیم وصال پھیلادیتے ہیں۔

پیغام کے دو نکتے

1 – اتنا بڑا مقام کیوں ؟

پوچھتے ہیں اتنا اونچا مقام کیوں؟

جبکہ معصومہ سلام اللہ علیہا کی کئی بہنیں تھیں یہ سیدہ ان سے برتر و افضل کیوں تھیں؟
جواب: یہ سوال حضرت زہرا سلام علیہا کے بارے میں بھی پوچھا جاتا ہے؛ اور جواب یہ ہے کہ: یہ دو خواتین ذاتی اور خاندانی شرافت کے ساتھ ساتھ، ایمان اور عمل کے میدان میں بھی ممتاز تھیں اور اس سلسلے میں انہوں نے اپنے انتخاب سے اعلی انسانی اقدار کے اعلی مدارج و مراتب طے کئے تھے اور اپنے عرفان و عمل کی بنا پر اس مقام و منزلت تک عروج کرچکی تھیں۔
حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا عمل، عرفان، ایمان، سیاست، اور مقام امامت کی حمایت کے سلسلے میں ممتاز تھیں اور آخرکار اسی راستے میں مرتبت شہادت حاصل کرگئیں۔
سیدہ معصومہ نے قم میں اپنی سترہ دن عبادت اور خداوند قدوس کے ساتھ راز و نیاز میں گذاردئے؛ یہاں تک کہ آپ کی قیامگاہ کو "بیت النور"، کا نام دیا گیاہے اور یہ عبادتگاہ اس وقت قم کے میدان میر کے محلے اور مدرسہ ستّیہ میں واقع ہے اور آج بھی یہ مقام آپ سلام اللہ علیہا کی نورانیت اور اپنے خالق یکتا کے ساتھ آپسلام اللہ علیہا کی قربت کے خلوص کی گواہی دے رہا ہے۔
"حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کی اٹھائیس سالہ پر برکت زندگی کی ثمر بخشی کے اثبات کے لئے یہی جاننا کافی ہے کہ قم میں آپسلام اللہ علیہا کے سترہ روزہ قیام نے قم کے حوزہ علمیہ کو بقائے جاودانہ بخشی اور قم نے آپ ہی کی برکت سے دسیوں ہزار محقق، عالم، دانشور، مراجع اور مجتہدین عالم تشیع کی حوالے کردیئے۔
اکابر علماء جیسے امام رضا علیہ السلام کے صحابی زکریّا بن آدم اور امام حسن عسکری علیہ السلام کے وکیل حسن بن اسحاق سے لے کر علمائے مفکر اور مراجع تقلید – جیسے میرزائے قمی، آیت اللہ شیخ ابوالقاسم قمی، آیۃ اللہ حائری، آیۃ اللہ صدر، آیۃ اللہ سید محمد تقی خوانساری، آیۃ اللہ حجّت، آیۃ اللہ بروجردی، آیۃ اللہ سید احمد خوانساری، آیۃ اللہ گلپایگانی، آیۃ اللہ مرعشی نجفی، آیۃ اللہ اراکی، علامہ طباطبایی، استاد شہید مرتضی مطہری و حضرت امام خمینی (اعلی اللہ مقامہم الشّریف) – تک سب کے سب عالم عالمۂ آل عبا حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کے وجود کی برکت سے اس سرزمین پر نشو و نما پاچکے ہیں اور بی بی ہی کے وجود نے حوزہ علمیہ کو مرکزیت و محوریت عطا فرمائی ہے اور قم نے آپ ہی کی برکت سے مدینہ فاضلہ کی حیثیت اختیار کی ہوئی ہے۔۔۔ اسلامی انقلاب در حقیقت اسی سرزمین کا فرزند مطہر ہے وہی جو فیضیہ کی آغوش میں پلا اور بڑھا وہی فیضیہ جس کو مجاورت معصومہ نے فیض بخشا۔ بت شکن دوران امام خمینی نے اسی مدرسے میں

بیٹھ کر عالمی استکبار و استعمار کو للکارا اور یہیں سے اسلامی انقلاب کی شمع جلائی جس نے آج دنیا کے گوشے گوشے میں روشنی کے چراغ جلائے ہیں اور قوموں کو آج ان دشمنوں کے چہرے نظر آنے لگے ہیں جو ہمیشہ اقوام کو اندہیرے میں بلاکر ان کا استحصال کرتے ہیں۔ آج انقلاب اسلامی کے چراغ ان کی رسوائی کا سبب بنے ہوئے ہیں اور اسی بنا پر استکبار عالمی کو یہ چراغ ایک آنکھ بھی نہیں بھاتے اور وہ اس کا منبع خشک کرنے کے درپے ہیں۔ ان کا خیال تھا کہ امام خمینی کی رحلت کے بعد یہ انسانیت ک آفاق پر روشن ہونے والا اسلامی انقلاب کا یہ چراغ بجھ جائے گا مگر پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا(30) چنانچہ سفینہ انقلاب کو نئے امیر کے حوالے کیا گیا اور استکبار کی نیندیں حرام ہوگئیں کیونکہ رہبر انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای مدّظلہ العالی سفینہ انقلاب کو دنیا کی وسعتوں میں آگے کی طرف ہدایت کررہے ہیں اور استکباری منصوبے اب اس کا راستہ روکنے سے عاجز آگئے ہیں۔ آیۃ اللہ العظمی خامنہ ای، بھی اسی حوزہ قم کے شاگرد ہیں جو اس انقلاب مبارک کی حفاظت فرمارہے ہیں اور ہزاروں رکاوتوں، سازشوں، عداوتوں، دوستوں کی حماقتوں اور دشمنوں کی شرارتوں کے بیچ سے ہوتے ہوئے اس کاروان کی ہدایت فرما رہے ہیں۔

خداوند عالم، انبیاء عظام، ائمہ طاہرین، اولیاء الہی، حقیقی مجاہدین اور سُکّان ارض و سماء کا سلام و درود ہو اس سیدہ کریمہ اہل بیت علیہ السلام پر اس بزرگ خاتون پر، جس کاچشمہ فیض دائما جاری ہے اور جس کا سرچشمہ نور ہر وقت دنیا کی تاریکیوں میں امید ہدایت کی روشن نقاط اجاگر کرتا ہے۔ درود و سلام ہو اس کوثرِ ولایت پر۔

مختصر یہ کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایمان اور عمل انسان کو مقامات عالیہ اور مراتب و مدارج رفیعہ کے معراج تک پھنچاتا ہے امام علیہ السلام فرماتے ہیں:"فو اللہ ماشیعتنا الاّ من اتّقی اللہ و اطاعہ؛ خدا کی قسم وہ شخص ہمارے شیعوں میں سے نہیں ہے جو متقی و پرہیزگار نہ ہو اور جو خدا کی اطاعت نہ کرتا ہو۔

نیز امام پنجم علیہ السلام نے فرمایا: لا تنال ولایتنا الا بالعمل و والورع؛ ہماری دوستی اور ولایت تک پھنچنا نیک عملی اور پرہیزگاری کے سوا ممکن نہیں ہے۔

حضرت معصومہ علیہا السلام سے منقول روایتیں

1- عَنْ فَاطِمَةُ بِنْتَ موسَی بْن جَعْفَر علیه السلام عن فاطمة بنت جعفر الصادق علیه السلام عن فاطمة بنت محمد الباقر علیه السلام عن فاطمة بنت علي زين العابدين علیه السلام عن فاطمة بنت الحسين علیه السلام عن زينب بنت اميرالمؤمنين علیه السلام عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُول ِاللّهِ صَلَّى اللّه علیه ِوَ آله وِ سَلَّمَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهِ علیه ِوَ آله ِوَ سَلَّمَ : "ألا مَنْ ماتَ عَلى حُبِّ آل ِمُحَمَّد ماتَ شَهِيداً.

حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام فاطمہ بنت امام جعفر صادق علیہ السلام سے وہ فاطمہ بنت امام باقر علیہ السلام سے وہ فاطمہ بنت امام سجاد علیہ السلام سے وہ فاطمہ بنت امام حسین علیہ السلام سے وہ زینب بنت امیر الموٴمنین علیہ السلام وہ فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہاسے نقل فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فر مایا : آگاہ ہو جاوٴ کہ جو آل محمد کی محبت پر مرے گا وہ شہید مرا ہے۔(31)

2- حضرت علی علیہ السلام اور ان کے شیعوں کی قدر و منزلت

فاطمہ معصومہ علیہا السلام (اسی مذکورہ سند سے) فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے نقل فرماتی ہیں کہ

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم نے فرمایا : جب شب معراج، میں بہشت میں داخل ہوا تو ایک قصر دیکھا جس کا ایک دروازہ یاقوت اور موتیوں سے آراستہ تھا اس کے دروازے پر ایک پردہ آویزاں تھا میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو اس پر لکھا تھا: "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علي ولي القوم =خدا کے علاوہ کوئی لائق پرستش نہیں محمد اللہ کے رسول اور علی لوگوں کے رہبر ہیں"۔ اور اس کے پردے پر لکھا تھا بخ بخ من مثل شیعة علی خوشابحال خاشابحال علی علیہ السلام کے شیعوں جیسا کون ہے؟ میں اس قصر میں داخل ہو وہاں ایک عمارت دیکھی جو عقیق سرخ سے بنی ہوئی تھی اس کا دروازہ چاندی کا تھا جو زبرجد سے مرصع تھا اس در پر بھی ایک پردہ آویزاں تھا میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو اس پر لکھا تھا: "محمد رسول اللہ علی وصی المصطفیٰ = محمد خدا کے رسول اور علی مصطفیٰ کے وصی ہیں"۔ اس کے پردے پر مرقوم تھا: "بشر بشیعة علي بطیب المولد = علی شیعوں کو حلال زادہ ہونے کی مبارک باد دیدو"۔ میں داخل ہوا تو وہاں زبرجد سے بنا ہوا ایک محل دیکھا جس سے بہتر میں نے نہیں دیکھا تھا اس محل کا دروازہ سرخ یاقوت کا تھا جو موتیوں سے مزین تھا اس پر ایک پردہ لٹکا تھا میں نے سر اٹھایا تو دیکھا کہ پردے پر لکھا ہے: "شیعة علی ہم الفائزون = علی کے شیعہ ہی کامیاب ہیں"۔ میں نے جبرئیل سے سوال کیا کہ یہ محل کس کا ہے جبرئیل نے کہا آپ کے چچا زاد بھائی، وصی و جانشین حضرت علی بن ابیطالب علیہ السلام کا ہے قیامت کے دن سب بجز علی کے شیعوں کے ننگے پاؤں وارد ہونگے۔(32)

3- من اصعد الی اللہ خالص عبادتہ اہبط اللہ عزوجل الیہ افضل مصلحتہ

حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا روایت کرتی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا: جو شخص اپنی خالص عبادت اللہ تعالی کی بارگاہ میں بھیجے گا خدا اپنی بہترین مصلحتیں اس کی جانب اتارے گا۔ (33)

حدیث غدیر و منزلت

4- عن فاطمة بنت علی بن موسی الرضا حدثتنی فاطمة و زینب و ام کلثوم بنات موسی بن جعفر علیہ السلام قلن حدثتنا فاطمة بنت جعفر بن محمد الصادق، حدثتني فاطمة بنت محمد بن علي، حدثتني فاطمة بنت علي بن الحسین، حدثتني فاطمة و سکینة ابنتا الحسین بن علي عن ام کلثوم بنت فاطمة بنت النبي صلی اللّٰہ علیہ و آلہ و سلم عن فاطمة بنت صلی اللّٰہ علیہ و آلہ و سلم قالت :"انسیتم قول صلی اللّٰہ علیہ و آلہ و سلم یوم غدیر خم : من کنت مولاہ فعلي مولاہ و قولہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ و سلم : انت مني بمنزلة ھارون من موسیٰ"۔(34)

ترجمہ : فاطمہ بنت امام علی بن موسی الرضا علیہ السلام،امام موسی کاظم علیہ السلام کی بیٹیوں فاطمہ زینب اور ام کلثوم (سلام اللہ علیہن) سے نقل فرماتی ہیں کہ انہوں نے فاطمہ بنت جعفر صادق علیہ السلام سے اور انہوں نے فاطمہ بنت محمد بن علیعلیہ السلام سے، انہوں نے فاطمہ بنت علی بن الحسین علیہ السلام، فاطمہ بنت زین العابدین علیہ السلام نے فاطمہ اور سکینہ بنت الحسین علیہ السلام سے انہوں نے ام کلثوم دختر فاطمہ بنت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ و سلم سے نقل فرمایا ہے کہ فاطمہ بنت صلی اللّٰہ علیہ و آلہ و سلم و سلم نے ان لوگوں سے دریافت کیا: کیا تم غدیر خم کے دن پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ” من کنت مولاہ فعلي مولاہ (=جس کا میں مولا ہوں پس اس کے علی مولا ہیں،) اور آپ صلی اللّٰہ علیہ و

آله و سلم کا قول انت منی بمنزلة ہارون من موسیٰ (=اے علی تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے کہ جو ہارون کو موسیٰ سے تھی) بھول گئے؟

---

25. ناسخ التواريخ، ج ٣، ص ٦٨، بحوالۂ کتاب " کریمۂ اہل بیت"، ص ٣٢۔
26. مستدرک الوسائل ج/ ٢، ص / ٢٩٨ ۶
27. مصباح الشريعة باب ١٠٠
28. کریمه اهل بیت، ص٤٣، با تلخیص و تصرّف
29. وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَى أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا =

اور رات کے ایک حصے میں نیند سے اٹھیں اور قرآن (اور نماز) پڑھیں۔ یہ آپ کے لئے ایک اضافی فریضہ ہے؛ امید رکھیں کہ خدا آپ کو مقام محمود (قابل ستائش و قابل تعریف مقام) عطا فرماکر محشور و مبعوث کرے۔(سورہ اسراء آیت 79)

30. خداوند متعال کا ارشاد گرامی ہے :

يُرِيدُونَ أَن يُطْفِؤُواْ نُورَ اللّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللّهُ إِلاَّ أَن يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

= وہ اپنے منہ سے خدا کا نور بجھانا چاہتے ہیں لیکن خداوند متعال اپنا نور مکمل کرنے کے سوا کچھ نہیں چاہتا خواہ کفار اکمال و اتمام نور کو ناپسند ہی کیوں نہ کریں!۔ (سورہ توبہ آیت 32)
يُرِيدُونَ لِيُطْفِؤُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ = وہ چاہتے ہیں کہ نور خدا کو اپنے منہ سے خاموش کرنا چاہتے ہیں مگر خداوند اپنے نور کو مکمل کرنے والا ہے خواہ کافرین کے لئے ناپسند ہی کیوں نہ ہو!۔ (سورہ صف آیت 8)

31.۔آثار الحجة محمد رازی ص / ٩ ، نقل از اللولؤ الثمینه ص / ٢١٧۔
32. بحار ج / ۶٨ ، ص / ٧۶۔
33. بحار الانوار، ج 70، ص 249۔ (عدّة الدّاعی) ص 218 (؛ بحارالانوار)ج 67 ، ص 249 (میزان الحکمة) ج 2 ، ص 882 (تفسیر الامام العسکری) ص 327)۔
34. الغدیر ج / ١ ، ص ١٩۶۔